

انتخاب کلام

حضور مفکرِ اسلام رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ تعلیمات حضور مفکر اسلام شکر گڑھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتخاب کلام
حضور مفکر اسلام
علیہ الرحمہ

حسب الارشاد

پیر طریقت، رہبر شریعت، مرد مومن، مرد حق

جناب صاحبزادہ عطاالحق نقشبندی حسینی

مرتبہ
ممنون احمد آسوی
ایڈیٹر مجلہ الحقیقہ

ادارہ تعلیمات حضور مفکر اسلام شکرگڑھ (پاکستان)
فون نمبر 0300-7766223,0301-5393947

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

نام کتاب .... انتخاب کلام حضور مفکر اسلام

مرتبہ .... ممنون احمد آسوی

خصوصی کاوش .... مفتی شاہد اقبال آسوی

کمپوزنگ .... محمد اکرام مجددی

ناشر .... مکتبہ نقش لاثانی، نقش لاثانی نگر شکر گڑھ

ملنے کا پتہ

☆......لاثانی بک سینٹر ریلوے روڈ شکر گڑھ 0542-451997

☆......ادارہ تعلیمات حضور مفکر اسلام شکر گڑھ 0300-7766223

☆......ادارہ الحقیقہ، شکر گڑھ 0300-7123402

☆......قادری رضوی کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور، 0333-4383766

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

نذرِ انتساب

اس مرشد عظیم کی بارگاہِ کریم میں

جس نے دنیا بھر کے آستانوں سے چھڑا کر اللہ جل مجدہ کے رسولِ اعظم واکرم ﷺ کے آستانِ عالی تک پہنچایا،

جس نے دنیا بھر کی محبتوں سے بچا کر اللہ جل مجدہ کے حبیب اعظم واکرم ﷺ کے سرورِ عشق سے سرشار کرنا چاہا۔

اور جس نے دنیا بھر کے اذکار و تذکار سے ہٹا کر اللہ جل مجدہ کے محبوبِ اعظم واکرم ﷺ کے گیت گانے کی طرف متوجہ کیا اور یوں "نغمات میلاد" کے عنوان سے 'سرود عشق' معرض ظہور میں آیا

وہ مرشد عظیم کون؟

میرا محسن، میرا مربی، میرا داتا، میرا آقا، میرا مولا،

غوث صمدانی، قطب ربانی، قیوم دورانی، شہباز لامکانی

اعلیٰحضرت پیر سید علی حسین شاہ صاحب نقش لاثانی

قدس سرہ النورانی

میں آسی جی رہا ہوں شیخِ کامل کے تصرف سے

جو یہ نسبت نہ ہوتی، زندگی تھی قیدِ تنہائی

آئینہ کتاب

﴿حمد باری تعالیٰ﴾

رب اللہ تعالیٰ ہے
سب کا پالنے والا ہے
اس کا نام ہی اونچا ہے
اس کا بول ہی بالا ہے
ہر رنگ اس کی قدرت کا
کیا گورا ، کیا کالا ہے
جلوہ وحدت کیا دیکھے
جس کی آنکھ میں جالا ہے
راہ طلب میں پھول کی سیج
پاؤں کا ہر چھالا ہے
جس نے لگائی لو حق سے
ہوش اسی نے سنبھالا ہے
غیروں کا کیا ڈر اس کو
جو بھی مولا والا ہے
بے ادب اور توحید کی بات
دال میں کالا کالا ہے
یارب نفس ہے پھر درپے

اب تو ہی رکھوالا ہے
صدقہ کملی والے کا
کھول جو دل پہ تالا ہے
آسی پہ مرشد کا کرم
پہلے سے دوبالا ہے

﴿نعت شریف﴾

کیا ہی مقدر والا ہے
جو ان کا متوالا ہے

جلوہ قدرت کا پر تو
ہر سو کملی والا ہے

نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہ میں قرباں
دو جگ کا اجیالا ہے

میرا نبی سب کا سلطاں
ہر بالا سے بالا ہے

ماہ چہرے اور مہر پھرے
کس نے حکم یہ ٹالا ہے

میرے گلے میں اے آقا
تیرے نام کی مالا ہے

کیونکر پڑھے درود بھلا
دشمن تو منہ کالا ہے

میں ہوں کملی والے کا
میرا کملی والا ہے

ان کے گدا کا عزوشرف

شاہوں سے بھی نرالا ہے
خواجۂ کوثر! نظر کرم
خالی ابھی پیالہ ہے
شیخ کریم بچا لیجئے
آسی ڈوبنے والا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

حمد و نعت

اللہ ذو الجلال نے دنیا بنائی ہے
محبوب ذوالجمال نے دنیا بسائی ہے

مقصود ہے خدا ہی حقیقت میں دوستو
سرکارﷺ ہی نے راہ حقیقت دکھائی ہے

ان کو در خدا نہ ملے، یہ محال ہے
جن کی در حبیب خدا تک رسائی ہے

اللہ کی عطا کا تو انکار مت کرو!
سرکارﷺ کی جو شان ہے، بیشک عطائی ہے

نور جہاں فروز ہے توحید بالیقیں!
عشق رسول قلب و نظر کی صفائی ہے

کہتے ہیں اہل عشق کو نادان اہل شرک
لوگو! خدا کی اور نبی کی دہائی ہے

مرشد کے در کا کتا بھی ہونا نہیں ہے سہل
آسی یہ تیرا دعویٰ فقط خود ستائی ہے

—ﷺ—

حمد و نعت

ہواؤں پر نہ کچھ بھی ناخداؤں پر بھروسا ہے
مری کشتی کو مولا کی عطاؤں پر بھروسا ہے
نبی ﷺ کے فیض سے میرا توکل ہے خدا پر ہی
وہ ڈوبیں جن کو اپنے دیوتاؤں پر بھروسا ہے
نہیں مٹ سکتا رب کو صدق دل سے ماننے والا
وہ فانی ہیں جنہیں جھوٹے خداؤں پر بھروسا ہے
وہ رکھے یاد قصہ آگ کو گلزار کرنے کا
اگر باطل کو نمرودی جفاؤں پر بھروسا ہے
ابابیلوں سے جس نے ابرہہ کے فیل مروائے
ہمیں اس قدرت حق کی اداؤں پر بھروسا ہے
جو بازار نبی میں بک گئے ، وہ بک نہیں سکتے
خدا کے دین کو ان باوفاؤں پر بھروسا ہے
ندامت ان کو لے جائے گی دامانِ شفاعت تک
ارے زاہد مجھے اپنی خطاؤں پر بھروسا ہے
خدا شاہد انہیں کچھ ڈر نہیں خورشید محشر کا
جنہیں سرکار ﷺ کی کملی کی چھاؤں پر بھروسا ہے
کبھی والشمس کے جلووں کا مینہ ہم پر بھی برسے گا

ہمیں واللیل کی کالی گھٹاؤں پر بھروسا ہے
سنا ہے غم کے ماروں کو بلالیتی ہیں طیبہ میں
درِ سرکار ﷺ کی قدسی فضاؤں پر بھروسا ہے
ہجوم غم میں بھی آسی کو ہم نے مطمئن پایا
کہ اس کو شیخ کامل کی دعاؤں پر بھروسا ہے

(جل جلالہ وصلی اللہ علیہ والہ وسلم)

—ﷺ—

﴿حمد و نعت﴾

خدا کے نام پر سب کچھ لٹانا ہم کو آتا ہے
نبی ﷺ کی آبرو پہ سر کٹانا ہم کو آتا ہے

دہل جائیں زمین و آسماں بھی جس کی ہیبت سے
اسی بارِ امانت کو اٹھانا ہم کو آتا ہے

ہماری داستاں پڑھ لو! تمہیں معلوم ہو جائے
کفن باندھے ہوئے مقتل کو جانا ہم کو آتا ہے

ڈرا سکتی نہیں شورش ہمیں فرعون و ہاماں کی
کہ ہر باطل سے پنجہ آزمانا ہم کو آتا ہے

ہمیں ماحول کی تاریکیوں سے کیا ڈراتے ہو
نبی ﷺ کے عشق سے جب جگمگانا ہم کو آتا ہے

جفا و جور کی ان آندھیوں سے برملا کہہ دو
ہوا کے دوش پہ اڑنا اڑانا ہم کو آتا ہے

خدا کے باغیو! سن لو، نبی کے دشمنو! سن لو
تمہیں صفحۂ ہستی سے مٹانا ہم کو آتا ہے

ستم کیشوں سے کہہ دو، واجپائی ہو، کلنٹن ہو
ہمیں ڈرنا نہیں آتا، ڈرانا ہم کو آتا ہے

خدا کے فضل سے پھر بت پرستوں کو بھگا دیں گے
حنین و بدر کا جلوہ دکھانا ہم کو آتا ہے
بفیض نقش لاثانی زمانہ دیکھے گا آسی
کہ طوفانوں کو رستے سے ہٹانا ہم کو آتا ہے
(جل جلالہ وصلی اللہ علیہ والہ وسلم)

——صلی اللہ علیہ وسلم——

﴿نعت شریف﴾

سرکار ﷺ کا نام پاک تو لو ، جو آفت ہے ٹل جائے گی
سرکار ﷺ کا ذکر خیر کرو ، جو حاجت ہے بھر آئے گی

ہر نقش فنا ہوجائے گا، ہر چیز دھری رہ جائے گی
بس عشق نبی کی دولت ہی ، جب آئے گی کام آئے گی

وہ زلف معنبر صل علیٰ، جب محشر میں کھل جائے گی
امید کا چہرہ نکھرے گا، ارماں پہ رونق آئے گی

سرکار ﷺ کے در کے متوالو، اٹھو تو سہی ہمت تو کرو
سب فاصلے طے ہوجائیں گے، خود منزل راہ دکھلائے گی

آسی کوئی پوچھے منکر سے، اس ذکر نبی کے دشمن سے
تو نعت سے کیوں گھبراتا ہے، کیا نعت تجھے کھا جائے گی

—— ﷺ ——

نعت شریف

فدا ہیں ان پہ انبیاء ، ہمیں نہیں تمہیں نہیں
گدا ہیں ان کے اولیاء ، ہمیں نہیں تمہیں نہیں
فضول ہیں یہ وسوسے کہ ذکر ان کا مٹ سکے
ہے جن کا نعت خواں خدا ، ہمیں نہیں تمہیں نہیں
وہی بہار ہر چمن انہیں سے ہر پھبن پھبن
انہیں سے ہر بقا بقا ، ہمیں نہیں تمہیں نہیں
شہنشہِ ہدیٰ وہی امام دوسرا وہی
رسل بھی زیرِ اقتدا ، ہمیں نہیں تمہیں نہیں
وہی ہیں مخزن کرم وہ ہی شافع امم
انہیں سے مانگیں دوسرا ، ہمیں نہیں تمہیں نہیں
ہے آسیؔ فقیر بھی بصد شعور بیکسی
نگاہِ شیخ پر فدا ، ہمیں نہیں تمہیں نہیں

—— صلی اللہ علیہ وسلم ——

نعت شریف

رسول پاک ﷺ محشر میں شفیع المذنبیں ہوں گے
بھلا اس میں تردد کیا وہ ہوں گے بالیقیں ہوں گے

کریں گے منزل محمود پر جب جلوہ فرمائی
ثنا خواں آپ کے سب انبیاء و مرسلیں ہوں گے

نبی ﷺ کے ذکر کے دشمن خدا کا فیصلہ سن لیں
رہے گا تا ابد یہ ذکر پر دشمن نہیں ہوں گے

علی پور سے مدینے جائیں گے ہم مرتے دم یعنی
خدا نے چاہا تو آداب سے غافل نہیں ہوں گے

خدا شاہد انہیں پہچاننا مشکل نہیں ہوگا
نبی ﷺ کے عشق والے حشر میں روشن جبیں ہوں گے

جب اپنے شیخ کو ہم نقش لاثانی سمجھتے ہیں
ہمارے مصطفےٰ ﷺ پھر آسی کس درجہ حسیں ہوں گے

ﷺ

نعت شریف

واہ وا سرکار ﷺ کی کیا شان ہے
سب زمانہ آپ کا مہمان ہے

اس پہ اپنا ناز اپنا مان ہے
جو ہمارا دین ہے ایمان ہے

آپ محبوب خدا ہیں بالیقیں
سب خدائی آپ پہ قربان ہے

پاک وہ بھی کیوں نہ ہو ہر عیب سے
جو خدائے پاک کی برہان ہے

جس کو جو عظمت ملی ان سے ملی
ہاں مدینہ عظمتوں کی کان ہے

ٹھیک کہتا ہوں قسم قرآن کی
مصطفٰے ﷺ کا قول بھی قرآن ہے

جو خدا کا ہے عدو کافر ہے وہ
جو نبی کا ہے عدو شیطان ہے

شرک تعظیم نبی ﷺ کو جو کہے
سمجھو اس کو شرک کا سرطان ہے

دشمنانِ مصطفٰے سے صلح کیوں

ان سے ہر دم جنگ کا اعلان ہے
حیف ہے ان کو کہے خود سا بشر
جن کا جبریل امیں دربان ہے
غیر کو حیرت ہے جو معراج پر
اس کی حیرت سے دل حیران ہے
شیخ سے مل کر کہی آسیؔ نے نعت
خود کہی ہو شیخ نے امکان ہے

—— ﷺ ——

﴿ہمارا نبی ﷺ﴾

دو جہاں کا اُجالا ہمارا نبی نورِ حق ہے سراپا ہمارا نبی ﷺ

شمعِ عرشِ علیٰ ، زیبِ قصرِ دَنیٰ قابَ قوسین والا ہمارا نبی ﷺ

شاہِ لولاک ، مقصود ارض و سما سرور دین و دنیا ہمارا نبی ﷺ

سب رسولوں کا سردار ختم الرسل ہر نبی سے ہے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

عرش و کرسی جھکیں جس کی تعظیم کو ہے وہ کعبے کا کعبہ ہمارا نبی ﷺ

اصل ہر مدعا ، جانِ ہر آرزو مخزنِ ہر تمنا ہمارا نبی ﷺ

عالم الغیب اللہ کی ذات سے سیکھ کر غیب آیا ہمارا نبی ﷺ

سب کا مشکلکشا سب کا حاجت روا سب میں ہے سب سے اعلیٰ ہمارا نبی ﷺ

جور و ظلم و ستم تھرتھرانے لگے امن آیا جو آیا ہمارا نبی ﷺ

بت گرے اور آتشکدے بجھ گئے جب ہوا جلوہ آرا ہمارا نبی ﷺ

پانے والوں کی تسکین کا راز بھی دینے والوں کا داتا ہمارا نبی ﷺ

بزم امکاں سے غائب ہوئیں ظلمتیں کوہِ فاراں پہ چمکا ہمارا نبی ﷺ

جس سے چمکے دل و جان و روح و ضمیر ہے وہ جانِ تجلی ہمارا نبی ﷺ

نوع انساں کے سارے مسائل کا حل کیسا دستور لایا ہمارا نبی ﷺ

جس کا عاشق ہو سلطانِ لوح و قلم ہے وہ مختار یکتا ہمارا نبی ﷺ

جس کی عزت پہ مرنا حیات ابد ہے وہ واللہ زندہ ہمارا نبی ﷺ

جو کرے پیار وہ رب کا پیارا بنے　رب کا ہے ایسا پیارا ہمارا نبی ﷺ

شرک میں کیوں پھنسیں، کفر میں کیوں گریں　جب ہے حامی ہمارا، ہمارا نبی ﷺ

جلتی جانو بجھو ، روتی آنکھو ہنسو　دیکھو وہ مسکرایا ہمارا نبی ﷺ

وہ گئیں ،وہ گئیں حشر کی تلخیاں　لو یہ تشریف لایا ہمارا نبی ﷺ

ہم بُرے ہیں مگر یہ تسلی بھی ہے　اچھا کردے گا اچھا ہمارا نبی ﷺ

اے خدا شکر تیرا ہو کیونکر ادا　تو نے ہی ہم کو بخشا ہمارا نبی ﷺ

شیخ کامل پہ آسی فدا جان و دل　ورد جس نے سکھایا ہمارا نبی ﷺ

—— ﷺ ——

﴿اللہ نبی وارث﴾

اے عشق لگا نعرہ اللہ نبی وارث

اے شوق دکھا جلوہ اللہ نبی وارث

اللہ نبی عالی اللہ نبی والی

اللہ نبی مولا اللہ نبی وارث

اللہ نبی احکم اللہ نبی اعلم

اللہ نبی اعلیٰ اللہ نبی وارث

اللہ نبی ظاہر اللہ نبی باطن

اللہ نبی اولیٰ اللہ نبی وارث

ہر سمت یہی چرچا ہر سو ہے یہی نغمہ

اللہ نبی یکتا اللہ نبی وارث

توحید و رسالت کا یا کلمۂ طیب کا

دو لفظوں میں ہے معنیٰ اللہ نبی وارث

توحید ملی جن سے توحید بچا لیں گے

توحید کو کیا خطرہ اللہ نبی وارث

گھنگور گھٹاؤں میں پر شور ہواؤں میں

ایمان پکار اٹھا اللہ نبی وارث

نمرود کی آتش سے فرعون کی سازش سے

مومن ہو تو کیا ڈرنا اللہ نبی وارث

کشمیر کو چل فوراً نذرانۂ جاں لے کر

اٹھ عشق وفا پیشہ! اللہ نبی وارث

مرشد کے اشارے سے آسیؔ بھی کفن سے باندھے

میدان میں در آیا اللہ نبی وارث

اس بندہ بے زر کا اللہ نبی وارث

اس مست قلندر کا اللہ نبی وارث

ﷺ

﴿بیر کیوں ہے﴾

تمہیں بخت رسا سے بیر کیوں ہے
خدا و مصطفےٰ سے بیر کیوں ہے
جب ان کا نجدیو پڑھتے ہو کلمہ
تو پھر شاہِ ہدیٰ سے بیر کیوں ہے
پکاریں 'یا' سے ہم اپنے نبی کو
بتاؤ ، تم کو 'یا' سے بیر کیوں ہے
نہیں ان کی خلافت راشدہ کیا
علی المرتضےٰ سے بیر کیوں ہے
ارے اے شرپسندو ، شر پرستو
تمہیں خیر النساء سے بیر کیوں ہے
شہید کربلا نے دیں بچایا
شہید کربلا سے بیر کیوں ہے
تمہارا گیارھویں نے کیا بگاڑا
تمہیں غوث الوریٰ سے بیر کیوں ہے
خدا سے ہے اگر کچھ بھی تعلق
تو اس کے اولیاء سے بیر کیوں ہے
کھلی توحید جن کے دم قدم سے

انہی اہلِ صفا سے بیر کیوں ہے
علمبردار ہے عشق نبی ﷺ کا
تمہیں احمد رضا سے بیر کیوں ہے
یہ آسی نقشِ لاثانی کا سائل
بھلا اس خوش ادا سے بیر کیوں ہے

—— ﷺ ——

نعت شریف

جو اُن کے در سے لَو لگا بیٹھے
گویا عرش بریں پہ جا بیٹھے

بن گئی وہ زمین جانِ حرم
میرے آقا جہاں ذرا بیٹھے

اس کو اُن پہ نثار ہونا تھا
لوگو تم دل کہاں گنوا بیٹھے

کوئی ان کے سوا نہ کام آیا
بارہا ہم تو آزما بیٹھے

بچ گئے داروگیر محشر سے
اُن کے سائے میں ہیں جو آ بیٹھے

تیرے در کے سوا اماں ہی نہیں
پھر کہاں تیرا بینوا بیٹھے

ساری امیدیں ایک اُن سے ہیں
ہم تو خود کو بھی ہیں بھلا بیٹھے

ہم تو ہیں ان کے نام پر اٹھے
کیوں بھلا اپنا حوصلہ بیٹھے

مدعا اہل عشق کا ہے یہی

سوئے ، جاگے ، وہ اٹھے یا بیٹھے
ہر کہیں نام آپ کا گونجے
ہر طرف سکہ آپ کا بیٹھے
نقش لاثانی اپنے آسی کو
کیا خبر کیا نشہ پلا بیٹھے

—— ﷺ ——

اے شہ دوسرا ﷺ

اے شہ دوسرا، مرے غم کی دوا ، تیری نظر عطا کے سوا کچھ نہیں
ہو اگر شامل حال تیرا کرم ، پھر یہ آقا ہجوم بلا کچھ نہیں

مانگو حق سے تو ذرۂ عشق نبی ، کوئی جنت نہیں اور اس سے بڑی
یہ ملا تو ملی دولتِ دوجہاں ، ورنہ سمجھو جہاں میں ملا کچھ نہیں

جس کے در سے مجھے نور ایماں ملا ، مژدۂ عظمتِ نوع انساں ملا
بے نوا ہی سہی، پر یہ کیسے کہوں، اس کی رحمت نے مجھ کو دیا کچھ نہیں

یہ زمیں، یہ زمانہ، یہ کوہ و کمر ، یہ فضا ، یہ ہوا اور یہ شمس و قمر
ہر کہیں ہیں نبی ہی نبی جلوہ گر ، دہر میں مصطفٰے کے سوا کچھ نہیں

جان ڈوبی رہے تیرے انوار میں ، فکر کھویا رہے تیرے افکار میں
آقا تیرے سوا کچھ نہ ہو مدعا ، میرا اس کے سوا مدعا کچھ نہیں

غفلتوں میں رہا عمر بھر مبتلا ، صبر و ہمت، نہ سامان حسن ادا
کس زباں سے میں دعویٰ کروں عشق کا، رب کے محبوب مجھ سے ہوا کچھ نہیں

میں ہوں آقا ابھی 'میں' میں الجھا ہوا، مجھ کو مجھ سے شہا ہو رہائی عطا
میں ہوں مظلوم اپنا ستایا ہوا ، مجھ کو غیروں سے شکوہ گلہ کچھ نہیں

حشر میں جب بپا ہو قضا و جزا ، دیکھ کے مجھے کو فرمائیں یوں مصطفٰے ﷺ
یہ گدا ہے مری آل اطہار کا ، آج اس کیلئے تو سزا کچھ نہیں

صدقہ صدیق و فاروق و عثمان کا ، صدقہ حیدر کا ، زہرائے ذیشان کا

بھر دے اپنی محبت سے دامان دل، خواجہ تیرے خزانے میں کیا کچھ نہیں

میں کجا اور کجا ذکر شاہ حرم ، میں سراپا خطا وہ سراپا کرم

نسبت شیخ نے رکھ لیا ہے بھرم ، ورنہ یہ آسی بینوا کچھ نہیں

—— صلی اللہ علیہ وسلم ——

﴿نعت شریف﴾

جب ہم پہ ستم وقت کے شداد کریں گے
ہم رحمت کونین سے فریاد کریں گے

ہر حال میں ہم بندے انھیں یاد کریں گے
ہر حال میں وہ بندوں کی امداد کریں گے

جذبہ ہے کہ ہر شے ہو فدا نام نبی پر
گو خطرہ ہے ظالم بڑی بیداد کریں گے

کافی ہے زمانے میں ہمیں اسوۂ شبیر
ہم پیروئ قیس نہ فرہاد کریں گے

ہر رنج بدل جائے گا راحت میں یقیناً
جب جلوۂ دیدار سے وہ شاد کریں گے

کل دیکھنا کیا ہوتا ہے اعزاز ہمارا
جب اپنے غلاموں میں ہمیں یاد کریں گے

برباد وہ دنیا میں کبھی ہو نہیں سکتے
دل ذکر مدینہ سے جو آباد کریں گے

پیغام جو آزادی کا لائے ہیں جہاں میں
محشر میں بھی غم سے وہی آزاد کریں گے

اب شیخ کے صدقے میں یہی ٹھانی ہے آسیؔ
تربت میں بھی سرکار کا میلاد کریں گے

لو تو لگا مدینے سے

دلِ حزیں ذرا لو تو لگا مدینے سے
ملے گا تجھ کو بھی حرفِ ثنا مدینے سے

وہ جلوہ گاہِ خدا ہے ، یہاں ہے نورِ خدا
نہیں بلند کچھ عرشِ علیٰ مدینے سے

مدینہ مرجعِ کونین ہے خدا شاہد
سو فیض پاتے ہیں ارض و سما مدینے سے

او نا مراد تجھے کیوں سمجھ نہیں آتی
مراد پاتے ہیں جب انبیاء مدینے سے

خرد نے راہ دکھائی نہ علم و حکمت نے
ملا ہمیشہ خدا کا پتا مدینے سے

مشامِ جاں کو معطر جو رکھے روز و شب
الٰہی بھیج وہ بادِ صبا مدینے سے

خدا کے فضل سے نقشہ بدلنے والا ہے
پیام لایا ہے اک باخدا مدینے سے

فنا نہ ہو گی یہ امت خدا کی رحمت ہے
اسے ملے گا نیا حوصلہ مدینے سے

یہود اتنا نہ امریکہ پر بھی اترائیں

کہ آنے والا ہے شیرِ خدا مدینے سے

ہے برقرار وہ مژدۂ انتم الاعلون

ہمارا بھی تو ہو کچھ رابطہ مدینے سے

اے کاش آسی کو فرمائے مرشدِ کامل

کہ لا رہا ہوں میں تیری شفا مدینے سے

—— صلی اللہ علیہ وسلم ——

نعت شریف

تیری عظمت کا دنیا میں ہو دوسرا، ایسا ممکن نہیں ایسا ممکن نہیں
اے حبیبِ ﷺ خدا مظہر کبریا ، ایسا ممکن نہیں ایسا ممکن نہیں

آپ کا نور ہے مرکز زندگی ، آپ کا ذکر ہے عظمتِ بندگی
کوئی انساں ہو بے الفتِ مصطفٰے ، ایسا ممکن نہیں ایسا ممکن نہیں

حاصل کن فکاں، منزلِ دو جہاں، سید انس و جاں، مالک این و آں
اور ہو کوئی دنیا میں ان کے سوا ، ایسا ممکن نہیں ، ایسا ممکن نہیں

میرا ایمان ہے جان ایماں ہیں وہ، میرا ایقان ہے اصل عرفاں ہیں وہ
بے انہیں کے میسر ہو وصل خدا ، ایسا ممکن نہیں ایسا ممکن نہیں

ان کی رحمت سے کوئی نہ مایوس ہو، صدق دل سے پکارے تو محسوس ہو
ان سے ہو اور پھر نہ مقبول ہو التجا، ایسا ممکن نہیں ایسا ممکن نہیں

یہ تو تسلیم بندہ گنہگار ہے ، پُر خطا ہے شہا اور سیہ کار ہے
تیری رحمت کو روکے مگر یہ خطا ایسا ممکن نہیں ایسا ممکن نہیں

تیرے اسلام سے جن کے دل دور ہیں، تیرے باغی ہدایت سے مفرور ہیں
ایسے لوگوں کی مومن کریں اقتدا ایسا ممکن نہیں ایسا ممکن نہیں

نعت لکھی ہے آسی نے سرکار کی ، دھوم ہے جن کے دَربارِ دُربار کی
آج خالی رہے سائلِ بے نوا ، ایسا ممکن نہیں ، ایسا ممکن نہیں

—— ﷺ ——

نبی ﷺ کا صدقہ

نبی ﷺ کا صدقہ پیتے ہیں ، نبی ﷺ کا صدقہ کھاتے ہیں
نبی ﷺ کا ہے سہارا ، اس سہارے جیتے جاتے ہیں
یہ خورد و نوش ہی کیا ہم تو ہر ہر دولت و نعمت
انہیں کے در سے پاتے ہیں ، وہی دیتے دلاتے ہیں
ہمیں کیا ، رحمۃ للعلمیں کا ہے کرم سب پر
ہمیں کیا،سب نظروالے انہیں کے گیت گاتے ہیں
فرازِ کوہ پر پہنچیں تو پتھر وجد میں آئیں
بہاریں جھوم اٹھتی ہیں ،اگروہ مسکراتے ہیں
فلک پر تو ازل سے محفل میلاد جاری ہے
وہاں صلوات وتسلیمات ہی پڑھتے پڑھاتے ہیں
ہم ان کا ذکر کرتے ہیں،بلائیں بھاگ جاتی ہیں
ہم ان کا نام لیتے ہیں تو غم تک بھول جاتے ہیں
بشر دے بھی تو کیا دے ، ان کے احسانات کا بدلا
یہاں غم سے وہاں دوزخ سے جو اس کی بچاتے ہیں
جنھوں نے صدق دل سے کی وفا داری شہِ دیں سے
زمیں کیا، آسماں پر بھی وہ حکم اپنا چلاتے ہیں
جو کہلاتے ہیں داتا ، غوثِ اعظم ، شاہ لاثانی

وہ سارے اک انہیں کے فیض کے جلوے دکھاتے ہیں

بحمداللہ دیکھا ہم نے بھی ان کا درِ انور
وہ خوش قسمت ہیں جو ان کی گلی میں بار پاتے ہیں

وہاں پہنچیں تو لگتا ہے فرازِ عرش پر پہنچے
مہ و خورشید کو گویا ہمیں رستہ دکھاتے ہیں

ہے یہ بھی نقشِ لاثانی کا فیضِ تربیت آسیؔ
مرے جیسے ہزاروں نعت سنتے اور سناتے ہیں

—— صلی اللہ علیہ وسلم ——

فریادِ غریب بدربار حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں لٹ چلا ، اے طیبہ کے سلطان بچالو
دم گھٹ گیا ، اب جان مری جان بچالو

واللہ بچا سکتی ہے امداد تمہاری
للہ مجھے اے شہِ ذیشان بچالو

اے رحمت کونین تمہاری ہے دہائی
سب چھوڑ گئے آقا اب اس آن بچالو

اے مایۂ الطاف بالطاف سمجھا لو
اے پیکرِ احسان باحسان بچالو

اے منزل عرفاں مجھے عرفان عطا ہو
اے حاصل ایماں مرا ایمان بچالو

اے نوح کے ناصر میں کسے اور پکاروں
بس ڈوب چلا بڑھ گیا طوفان بچالو

پھر چھانے لگے دل پہ گھٹا ٹوپ اندھیرے
گم ہونے لگے پھر مرے اوسان بچا لو

اوہام کی ظلمات میں کھو جاؤں نہ شاہا
اے نورِ خدا نیر رحمان بچالو

اک اپنی محبت سے اجالو مرے گھر کو
دل میں نہ کوئی اور ہو ارمان بچالو
اے ہادئ انسان بنا کر مجھے انسان
اے محسن انساں اب اک انسان بچالو
اصحاب کا، حسنین کریمین کا صدقہ
آسی ہے بہت سخت پریشان بچالو

—— ﷺ ——

﴿نعت شریف﴾

رُخ روشن مجھے سرکار ﷺ دکھایا ہوتا
مجھ سیاہ کار کا بھی بخت جگایا ہوتا

مجھ کو ہر شے میں نظر آتی تجلی تیری
میری آنکھوں سے بھی پردہ جو اٹھایا ہو تا

تیرے در سے بھی جو پھرنا تھا کسی کو خالی
پھر تجھے رحمت عالم نہ بنایا ہوتا

پھر کوئی حسرت و ارمان نہ رہتا باقی
گنبد خضرا جو آنکھوں میں سمایا ہو تا

کیا ملا عقل کی شوریدہ سری سے مجھ کو
میں بھی تو خاک رہ عشق، خدایا ہو تا

کاش ناموس رسالت پہ میں جاں دے دیتا
خود کو یوں موت کے پنجے سے چھڑایا ہوتا

ایک ہلکا سا تبسم بھی مجھے کافی تھا
یہ شرف میرے بھی حصے میں تو آیا ہوتا

پھر مجھے موت کا کھٹکا نہ ذرا بھی رہتا
بادِ دامن سے اگر مجھ کو جلایا ہوتا

تیری نظروں سے جو لیتے تھے بلال اور خبیب
کچھ نہ کچھ مجھ کو بھی وہ راز سکھایا ہوتا
دل کی ظلمات کا درماں نہ تھا میرے بس میں
آقا اس میں بھی دیا کوئی جلایا ہوتا
کاش دربار رسالت میں یوں آتا آسیؔ
نقش لاثانی کا ظاہر میں بھی سایہ ہوتا

—صلی اللہ علیہ وسلم—

﴿نعت شریف﴾

کونین دی ہر نعمت سرکار ﷺ دے در اُتے
دارین دی ہر دولت سرکار ﷺ دے در اتے

سمجھیں اسیں جیوندے جی جنت وچ آ گئے آں
لیجاوے اگر قسمت سرکار ﷺ دے در اتے

ہاں ہاں پریشانی نوں آون دی مجال ای کیہ
اتھے راحت ای ہے راحت سرکار ﷺ دے در اتے

آوارہ نہ پوندا رہو شاہاں دے دوارے تے
ملنی اے تینوں عزت سرکار ﷺ دے در اتے

دل لگدا نمیں میرا گھر بار نوں اگ لاواں
میں جانا اے ہر صورت سرکار ﷺ دے در اتے

اس دنیا نے کیہ دینا ، اتھاں یاراں نے کیہ کرنا
نکلے گی تری حسرت سرکار ﷺ در اتے

جو منگو ملے ایتھوں ، جو چاہو کرو عرضاں
ہر چیز دی اے کثرت سرکار ﷺ دے در اتے

رو رو کے زمانے نوں دسن دا نمیں فیدہ
اَتھرو دی پوے قیمت سرکار ﷺ دے در اتے

مرے ولے ای دیکھ لوو لوں لوں وچ بدیاں سن

ہن بدل گئی حالت سرکار ﷺ دے در اتے

منگدا سی کدی جنت مولا توں میں رو رو کے

ہن منگے مینوں جنت سرکار ﷺ دے در اتے

رہنا اے تے رہ یارا بس شہر مدینے وچ

کرنی اے تے کر خدمت سرکار ﷺ دے در اتے

مرشد دے وسیلے دی برکت ہے ایہ سب آسی

تینوں جو ملی دولت سرکار ﷺ دے در اُتے

ﷺ

ربیع الاول آیا ہے

نسیم خلد چلتی ہے، سحابِ نور چھایا ہے
گلِ امید مہکا ، غنچہ غنچہ مسکرایا ہے
عطا جوبن پہ ہے، نخلِ تمنا بار لایا ہے
چمن ایجاد کا پھر قدرتِ حق نے سجایا ہے
ربیع الاول آیا ہے ، ربیع الاول آیا ہے

شبِ تیرہ گئی دنیا سے، صبحِ جانفزا آئی!
اندھیرے ہوگئے رخصت، زمانے میں ضیا آئی
دلوں کے آئینے چمکے، ضمیروں میں جلا آئی
زمیں پہ نور پھیلا ، گوشہ گوشہ جگمگایا ہے
ربیع الاول آیا ہے ، ربیع الاول آیا ہے

فرازِ عرش سے ہونے لگی انوار کی بارش!
دمک اٹھے حقائق ، ہوگئی اسرار کی بارش
جہاں میں چارسُو ہے رحمتِ غفار کی بارش
زمانہ سر بسر گویا اجالوں میں نہایا ہے
ربیع الاول آیا ہے ، ربیع الاول آیا ہے

ابھی کل تک جو بے کیفی سی تھی، وہ اب کہاں باقی
بہا کر لے گیا خاشاکِ غم کو سیلِ مشتاقی

نئے ارماں، نئے عنوان، نیا بادہ، نیا ساقی

جناب عشق نے اک اور ہی نشہ چڑھایا ہے

ربیع الاول آیا ہے ، ربیع الاول آیا ہے

سماعت محوِ نغمہ ہے ، نظر معمورِ نظارہ !

ہوا پروانۂ شمعِ تجلیٰ ، فکر آوارہ

سراپا کیف و تسکین و تمکنت قلبِ سیپارہ

جمالِ چہرۂ محبوب نے پردہ اٹھایا ہے

ربیع الاول آیا ہے ، ربیع الاول آیا ہے

بلائیں لے رہا ہے اوجِ عظمت ابن آدم کی

کرے تسلیم پھر دنیا خلافت ابن آدم کی

مکان و لامکاں میں ہے حکومت ابن آدم کی

مقدر ابن آدم کا رسالت نے جگایا ہے

ربیع الاول آیا ہے ، ربیع الاول آیا ہے

اسی ماہِ مقدس میں حبیب کردگار آیا !

سوئے فرش زمیں عرش علیٰ کا تاجدار آیا

بہار اولیں لے کر مرا جانِ بہار آیا

یہ وہ محبوب ہے جس سے سبھی نے فیض پایا ہے

ربیع الاول آیا ہے ، ربیع الاول آیا ہے

غلامانِ حبیبِ کبریاں خوشیاں مناؤ سب

نبی تشریف لے آئے، نبی کے گیت گاؤ سب
اُٹھو دنیا کو پھر میلاد نغمے سناؤ سب

یہ بابرکت مہینہ رحمتِ سرکار لایا ہے
ربیع الاول آیا ہے ، ربیع الاول آیا ہے

فقیر بینوا آسیؔ غلامِ نقش لاثانی
نہیں ہے یہ شناسائے مقام نقش لاثانی
مگر سائل ہے یہ پھر بھی بنامِ نقش لاثانی

وہ مرشد جس نے محبوبِ خدا کا در دکھایا ہے
ربیع الاول آیا ہے ، ربیع الاول آیا ہے

—— صلی اللہ علیہ وسلم ——

سب کو عید مبارک

حضور نبی کریم ﷺ کی آمد کی خوشی میں

ماہِ ربیع الاول آیا ، سب کو عید مبارک ہو
رب نے سب کا بخت جگایا ، سب کو عید مبارک ہو
ہر شے پہ آئی ہے مسرت ، ہر سو پھیلی ہے نگہت
ہر جانب اک کیف ہے چھایا ، سب کو عید مبارک ہو
دل کے ہر گوشے میں چمکا نورِ عشق و محبت
رحمت حق نے جلوہ دکھایا ، سب کو عید مبارک ہو
یہ ہے پاک مہینہ جس کی سب سے شان انوکھی
اس میں سب کا والی آیا ، سب کو عید مبارک ہو
دنیا میں سرکار جو آئے رحمت برکت لے کر
قدرت نے خود شور مچایا ، سب کو عید مبارک ہو
حضرت جبرائیل پکارے ، سن لو دھرتی والو
آیا آمنہ بی کا جایا ، سب کو عید مبارک ہو
ٹوٹ گئے شیطان کے پھندے جاگے رب کے بندے
سب دنیا کی پلٹی کایا ، سب کو عید مبارک ہو
سرورِ عالم کو جب لے کر اپنے گھر میں پہنچیں
بولیں پاک حلیمہ دایا ، سب کو عید مبارک ہو

رنج و الم کی دھوپ میں یارو سب پہ سایہ کرنے
آیا محبوب بے سایہ ، سب کو عید مبارک ہو
نقشِ لاثانی سے لے کر عشق نبی کی مستی
آسؔی نے بھی نعرہ لگایا ، سب کو عید مبارک ہو

—صلی اللہ علیہ وسلم—

خوشیاں مناؤ ہسی جاؤ

آ گئے سرکار ﷺ دو عالم
خوشیاں مناؤ ہسی جاؤ
ہن نہ ذکر غماں دا چھیڑو
غم بُھل جاؤ ہسی جاؤ

جے کرنا اے رب نوں راضی
جے لینی سرکار ﷺ دی رحمت
شام سویرے گیت نبی دے
یارو گاؤ ہسی جاؤ

جد آیا محبوب پیارا
ہر ماڑے بے کس دا سہارا
رحمت کرے اعلان چو طرفہ
عید مناؤ ہسی جاؤ

ماتم دی گل تک نئیں کرنی
زخماں دا ناں تک نئیں لینا
آیا درد مٹاون والا
درد مٹاؤ ہسی جاؤ

ظلم شکنجے توڑن والا
کفر و شرک توں موڑن والا
وحدت دے دریا وچ لوگو
غوطے لاؤ ہسی جاؤ

کرو نہ گستاخاں دی پروا
تھاں تھاں ایہناں دا نواں پواڑہ
ایہ روون تے روندیاں تائیں
ہور رواؤ ہسی جاؤ

ہن کاہدا تقدیر دا رونا
ہن بننا مٹی نے سونا
آیا بخت جگاون والا
بخت جگاؤ ہسی جاؤ

او دیکھو رحمت دا سمندر
لے جاؤ اپنے کاسے بھر بھر
پی پی کے ہن صدیاں والی
پیاس بجھاؤ ہسی جاؤ

حلوہ خود تقدیر کھلا دے
منہ مٹھا مومن دا کرا دے
ہسی جاؤ حلوہ کھاؤ

حلوہ کھاؤ ہسی جاؤ

آئے جد محبوب گرامی
قدسی آ آ دین سلامی
نالے اک دوجے نوں آکھن
نعرے لاؤ ہسی جاؤ

عدل آزادی دا پیغمبر،
مہر مروت رحم دا پیکر
آیا درد مٹاون والا
درد مٹاؤ ہسی جاؤ

نقش لاثانی نے دسیا
کرنا آسی نبی دا چرچا
ٹل لا لا کے آقا دا
میلاد مناؤ ہسی جاؤ

آیا اے ہسن دا مہینہ
ہسی جاؤ ہسی جاؤ

ﷺ

سرکار ﷺ کا صدقہ

چمک اٹھی ہے بزم کن فکاں سرکار ﷺ کا صدقہ
منور ہو گئے کون و مکاں سرکار ﷺ کا صدقہ

وہ آئے تو اجالے آ گئے ایوانِ ہستی میں
مٹا ظلمات کا نام و نشاں سرکار ﷺ کا صدقہ

مزاجِ آدمیت میں انوکھا انقلاب آیا!
بدل کے رہ گئے پیرو جواں سرکار ﷺ کا صدقہ

گیا دورِ تشدد، عہد آیا عدل و احساں کا
زمانے کو ملا امن و اماں سرکار ﷺ کا صدقہ

محبت کی گھٹائیں چھا گئیں اکنافِ عالم میں
اخوت کی ہوئی نہریں رواں سرکار ﷺ کا صدقہ

بشر ہاں وہ بشر، جو مہر و مہ کو سجدے کر تا تھا
ہوا ارض و سما کا حکمراں سرکار ﷺ کا صدقہ

جو ظالم اپنے لختِ دل کو زندہ دفن کر تا تھا
ہوا انسانیت کا پاسباں سرکار ﷺ کا صدقہ

وہ بدو ناز تھا کل جسے اپنی جہالت پر
وہ ٹھہرا دوجہاں کا راز داں سرکار ﷺ کا صدقہ

حیا و شرم، مہر و آشتی سرکار ﷺ نے بخشی
رواں ہے زندگی کا کارواں سرکار ﷺ کا صدقہ

سراپا حرص کو اخلاص کا پیکر بنا ڈالا
مہکتا ہے وفا کا بوستاں سرکار ﷺ کا صدقہ
بفیض نقش لاثانی ہے آسی نعت خواں ان کا
تو جبریل امیں ہیں ہمزباں سرکار ﷺ کا صدقہ

—ﷺ—

تیرے نبی ﷺ کا جو بھی ہے غدار اے خدا
توحید اس کے حق میں ہے پھٹکار اے خدا
جس کو بھی سرکار ﷺ کی تعظیم سے انکار ہے
کچھ بھی ہو شیطان ہے، مردود ہے، مردار ہے
نقش لاثانی کے صدقے دیکھئے آسی کا جوش
شعر اس کا کیا ہے بس تلوار ہی کا وار ہے

—ﷺ—

گھبرانا نہیں آتا

نبی ﷺ کے نام لیواؤں کو گھبرانا نہیں آتا
جو ان کا ہے اسے غیر سے ڈر جانا نہیں آتا

اسیر گیسوئے واللیل کتنا مست و بے خود ہے
سر محشر بھی اس کو ہوش میں آنا نہیں آتا

لگائیں گے سر مقتل بھی ہم نعرہ رسالت کا
سر منبر ہی ہم کو وعظ فرمانا نہیں آتا

یہ کلمہ کیا ہے اک عہد وفا ہے اور مومن کو
وفا کا عہد کر کے پھر مکر جانا نہیں آتا

بفیض شیخ آسیؔ نعت تو لکھتا ہے آقا کی
زمانے بھر کا کوئی فن اسے مانا نہیں آتا

—— ﷺ ——

نعت شریف

اے یتیموں کے پالنے والے
بیکسوں کے سنبھالنے والے

سخت گھیرا ہے آفتوں نے مجھے
غم کے طوفان ٹالنے والے

ہے اشارے کا منتظر دل بھی
اندھے شیشے اُجالنے والے

بندوں کو بندگی کے سانچے میں
آپ ہی تو ہیں ڈھالنے والے

آپ شافع ہیں آپ پردہ پوش
اور ہیں عیب اچھالنے والے

دل سے حسرت نکال دے ساری
دل کی حسرت نکالنے والے

زیر سایۂ شیخ ہے آسیؔ
دیکھو او رعب ڈالنے والے

ﷺ

گنبد محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

فردوس بڑی چیز ہے ، یہ بات بجا ہے
دل گنبدِ محبوب ﷺ کے سبزے پہ فدا ہے
تخت اپنے تو شاہانِ زمانہ کو مبارک
لیکن کبھی سوچا ہے اسی در کی عطا ہے
منکر ہے اگر تُو تو تری کم نظری ہے
وہ رحمتِ عالم ہیں تو فریاد روا ہے
اللہ کے محبوب ﷺ سے جو مانگو سو پاؤ
اللہ کے محبوب ﷺ کا دربار کھلا ہے
سب جن و بشر ، حور و ملک اس کے سلامی
جو ذات محمد ﷺ ہے ، سزاوارِ ثنا ہے
خود عرش بھی ہے جس کے لئے دیدۂ حیرت
دنیا میں وہ اک عظمتِ محبوبِ ﷺ خدا ہے
اس خاک نے چومے ہیں قدم سرورِ دیں ﷺ کے
ورنہ کبھی دیکھا ہے کہ مٹی بھی شفا ہے
رحمت یہی کہتی ہے کہ آ آ میرے در پر
گو بارِ ندامت سے سر اپنا بھی جھکا ہے
لکھتا ہے اگر نعتِ شہنشاہِ رسالت
آسی یہ ترے مرشدِ کامل کی دعا ہے

صلی اللہ علیہ وسلم

﴿ذرۂ شہرِ نبی ﷺ﴾

چاند سورج اور ستارے کا اجالا اور ہے
ذرۂ شہرِ نبی ﷺ تیرا چمکنا اور ہے

وسعتِ کونین کو ان سے کوئی نسبت نہیں
بوند پانی اور ہے ہستی کا دریا اور ہے

حاتمانِ دہر منگتے ہیں اسی دربار کے
ان کا دینا اور اس آقا ﷺ کا دینا اور ہے

ابن مریم ہیں مسیحا قوم اسرائیل کے
جس کے سب محتاج ہیں، ایسا مسیحا اور ہے

ان کے در کا کیوں نہ ہوجاؤں میں دنیا چھوڑکر
ان کی رحمت اور ، غیروں کا سہارا اور ہے

ساری دنیا کل بھی تھی محتاج اس کی ، آج بھی
میرا آقا رحمۃٌ للعلمیں تھا اور ہے

کس کو حال زار میں اپنا سناؤں یا نبی
میرا حامی اور مرا فریاد رس کیا اور ہے

مجھ کو کافی ہے مرے سرکار ﷺ کی نظر کرم
اے طبیبانِ جہاں میرا مداوا اور ہے

میرا اور منکر کا کلمہ ہے بظاہر ایک ہی

میرا منشا اور ہے اور اس کا منشا اور ہے
کاش طیبہ سے میں یوں لوٹوں کہ دنیا دیکھ لے
اپنا جانا اور ہے ان کا بلانا اور ہے
نقش لاثانی نے بھیجا ہے ترے دربار میں
کچھ سوا تیرے نہ آسی کی تمنا اور ہے

—ﷺ—

قوم و قریہ تک نہیں محدود ان کی رحمتیں
ان سے وابستہ تمام عرب و عجم کی بات ہے
بیوفائی اور وہ بھی رحمت کونین سے
مرد مومن! سوچ یہ کتنے ستم کی بات ہے
ان کے دشمن کی ذرا عزت نہیں دل میں مرے
مجھ کو اچھا ہی نہیں لگتا، قسم کی بات ہے

—ﷺ—

نعت شریف

ہے در سرکار ﷺ اب کیا چاہئے
وہ ہیں رحمت بار اب کیا چاہیے

ان کا در ، ان کا سہارا مل گیا
قسمت ِ بیدار ، اب کیا چاہیے

رحمت عالم ہیں تجھ کو جانتے
بیکس و نادار اب کیا چاہیے

عرض کر دی سب علالت آپ سے
اے دل بیمار اب کیا چاہیے

ہم کرم کے ملتجی سرکار ﷺ سے
اور وہ تیار اب کیا چاہیے

تو بھی ہے ان کی نظر میں آگیا
میرے حالِ زار اب کیا چاہیے

ہو گئی ان کی عنایت ہو گئی
اب ہے کیا درکار اب کیا چاہیے

بیکس و بد حال در پہ آچکے
اے نگاہ یار اب کیا چاہیے

اشک کو شرفِ اجابت مل گیا
ہاں در شہوار اب کیا چاہیے

نفس و شیطاں در پئے جان حزیں
اور نبی غمخوار اب کیا چاہیے

نقش لاثانی شفاعت کر چکے
آسی بیمار اب کیا چاہیے

—— صلی اللہ علیہ وسلم ——

﴿اے گنبد خضرا﴾

اے گنبدِ خضرا مری آنکھوں میں سما جا
ہاں دل میں اتر آ ، مرے افکار پہ چھا جا
میں تیری زیارت کیلئے دور سے آیا
تو میری امیدوں کا ، مرادوں کا ہے مایہ
عرفانِ حقیقت کی تجلی یہاں بھر دے
روشن مرے سینے میں نیا طور ہی کر دے
تشکیک کا درماں ہے ترا ایک نظارہ
وسواس کی ظلمات کا کرتا ہے تو چارہ
تو دونوں جہانوں کی امیدوں کا سہارا
فردوس بکف ہے ترے جلوے کا نظارہ
الحق تو ہے عرفان کا سب سے بڑا مرکز
توحید کے اعلان کا سب سے بڑا مرکز
ہر ذرہ ترا آنکھ ہے، ہر ذرہ ترا کان
ہر ذرہ ترا زیست کی، ادراک کی ہے جان
واللہ تو ہے عرش کی آنکھوں کا بھی تارا

کعبہ ترے دیدار کی چاہت کا ہے مارا
مجھ کو بھی ترا شوق ہے اے گنبد خضرا
مجھ کو بھی عطا کر دے کوئی دیدہ بینا
جب دیکھوں تجھے ، دیکھنے کا شوق ہوا فزوں
یوں دیکھتا جاؤں کہ فقط دیکھتا جاؤں
اس دید سے ہو دید میں کچھ اور اضافہ
بن جاؤں میں یوں دید کہ مٹ جائے قیافہ
یوں دید سراپا ہوں کہ اٹھ جائیں حجابات
اور سامنے آنکھوں کے ہو سرکار ﷺ کی خود ذات
پھر اذن قدم بوسی ہو آقا کی طرف سے
سرشار رہے آسی سدا ایسے شرف سے

—— ﷺ ——

﴿سبحان اللہ ماشاء اللہ﴾

اے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ، نورِ خدا سبحان اللہ ماشاءَ اللہ
کوئی بھی نہیں ہمسر تیرا سبحان اللہ ماشاءَ اللہ

تو مہر مبیں ، تو صبح یقیں ، تو شرع متیں، تو سرور دیں
اے عرش نشیں، سلطان دنیٰ سبحان اللہ ماشاءَ اللہ

تو جان کرم، مقصود نعم ، تو شاہ حرم ، مخدوم امم
سلطان ارم ، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ ماشاءَ اللہ

تو بحرِ عطا ، تو ابر سخا ، تو سر غنا ،تو شمع ہدیٰ
اے زینت قصر اوادنیٰ سبحان اللہ ماشاءَ اللہ

محبوب ہے تو، مشہود ہے تو، مطلوب ہے تو مقصود ہے تو
عنوانِ تمنا روحِ ولا ، سبحان اللہ ماشاءَ اللہ

آقا ترا چرچا ہے گھر گھر اور تاجِ رفعتا ہے سر پر
ہر سمت یہی ہے شور بپا سبحان اللہ ماشاءَ اللہ

آنے سے ترے احسان جیا ، اخلاق بچے ، ایمان ملا
اے عدل و عفو کے رہنما سبحان اللہ ماشاءَ اللہ

انسان تو ہم سے نکلا اور تخت خلافت پر بیٹھا
برکات کا تیری حد نہ سرا ، سبحان اللہ ماشاءَ اللہ

تو نے دیا درس اخوت کا ، پیغام سنایا وحدت کا
پیغمبر امن و صدق و صفا ، سبحان اللہ ماشاءَ اللہ
اپنوں کی تو آقا بات ہی کیا ، غیروں نے بھی جو مانگا سو ملا
در سے نہ کوئی محروم پھرا سبحان اللہ ماشاءَ اللہ
نقش لاثانی بحرِ ہمم، ترا وارث فیض و لطف و کرم
آسؔی کو ترے در پہ لایا سبحان اللہ ماشاءَ اللہ

—— ﷺ ——

﴿نعت شریف﴾

توں ایں رب دا نور مدینے والڑیا
ظلمت کر دے دور مدینے والڑیا

بڑیاں آساں لے کے آیاں در اتے
کر لے ہن منظور مدینے والڑیا

لا دے اپنے عشق دا چانن سینے وچ
کڈھ کے فخر غرور مدینے والڑیا

دل نہ جاوے باہر ترے دربار وچوں
بخش اجیہا حضور مدینے والڑیا

تیری یاد چ ڈبیا رہواں میں محشر تک
دے اوہ کیف سرور مدینے والڑیا

واسطہ حسن حسین تے سیدہ زہرا دا
عرضاں کر منظور مدینے والڑیا

کنھوں جا کے حال سناداں سینے دا
زخماں کیتا چور مدینے والڑیا

دنیا دا مختار ایں ، والی امت دا
میں نفسوں مجبور مدینے والڑیا

کوئی نہ مڑیا خالی تیرے در اتوں
ایہ گل ہے مشہور مدینے والڑیا

سب یاراں دا بیڑا جھڑا پار کرے
کر اوہ کرم ضرور مدینے والڑیا

نقش لاثانی دا صدقہ آسی نوں
کر دے نور و نور مدینے والڑیا

ـــ صلی اللہ علیہ وسلم ـــ

نعت شریف

جو محبوب خدا ﷺ کا صدق دل سے نام لیتے ہیں
خدا کے دامن رحمت کو گویا تھام لیتے ہیں

شہ کونین کی مدح و ثنا کی بات ہی کیا ہے
جو ان کی نعت کہتے ہیں ، بڑا انعام لیتے ہیں

انہیں کو منزل مقصود ملتی ہے خدا شاہد
جو ان کا ذکر کرتے ہیں ، جو ان کا نام لیتے ہیں

تعالیٰ اللہ جن کو مل گیا در سرورِ دیں کا
وہ ان کی رحمت عامہ سے فیض عام لیتے ہیں

نبی ﷺ کے جود کا ایسا تسلسل ہے فقیروں پر
وہ صبح و شام دیتے ہیں یہ صبح و شام لیتے ہیں

جنہیں بھی مل گیا قطرہ کوئی عشق رسالت کا
وہ سمجھیں حوض کوثر کا نبی سے جام لیتے ہیں

کبھی دربار کی ہیبت سے جب لب کھل نہیں سکتے
تو بہتے آنسوؤں سے ہم زباں کا کام لیتے ہیں

کسی اپنی ہی کوتاہی سے ہم محروم ہیں ، ورنہ
گدا ان کے تو کیا کیا اے دل ناکام لیتے ہیں

نبی ﷺ سے رابطہ امت کا بالکل غیر مرئی ہے
ادھر سے آتے ہیں اور اس طرف پیغام لیتے ہیں
اسی امید پہ گزری ہے ساری زندگی اپنی
وہ اپنے کام بھی آئیں گے جن کا نام لیتے ہیں
طفیل نقش لاثانی بچا لو اپنے آسیؔ کو
بڑے طوفان اپنی زد میں صبح و شام لیتے ہیں

---ﷺ---

﴿نعت شریف﴾

رحمتاں سرکارﷺ دے دربار وچ
برکتاں سرکارﷺ دے دربار وچ

آؤ آ کے لٹ لؤو اے منگتیو !
دولتاں سرکارﷺ دے دربار وچ

ملدیاں جنھوں وی ایتھوں ملدیاں
نعمتاں سرکارﷺ دے دربار وچ

ہاں پیاں ڈیکن تہانوں ہر گھڑی
جنتاں سرکارﷺ دے دربار وچ

آئے جنھوں لوڑ اے دربار تے
عظمتاں سرکارﷺ دے دربار وچ

رستے تکن بیکساں دے رات دن
حشمتاں سرکارﷺ دے دربار وچ

کسمپرساں عاجزاں دے واسطے
عزتاں سرکارﷺ دے دربار وچ

اے پریشاں حالو ! غم دے ماریو
راحتاں سرکارﷺ دے دربار وچ

اللہ ، اللہ ، اللہ وَلوں اتریاں
سورتاں سرکار ﷺ دے دربار وچ
چڑھدیاں ہر ویلے اہل عشق نوں
رنگتاں سرکار ﷺ دے دربار وچ
پانیاں آسی نے صدقہ شیخ دا
رفعتاں سرکار ﷺ دے دربار وچ

---ﷺ---

﴿نعت شریف﴾

مجھ کو اغیار کی الفت سے چھڑا لے آقا
اپنی سرکار کا بندہ ہی بنا لے آقا
مختصر اور عجب عرض ہے پر ان سے ہے
اپنے دربار سے لو میری لگا لے آقا
ہو نہ پھر افسرو اورنگ کی کوئی چاہت
عشق دے کر مجھے دنیا سے بچا لے آقا
جس کے دل کو تری رحمت نے غنا بخشی
وہ کسی اور سے کیا مانگے، وہ کیا لے آقا
وہ سوا تیرے پکارے کس کو
غم آلام زمانہ جسے کھا لے آقا
پھر مجھے موت بھی آجائے تو کچھ فکر نہیں
اک جھلک روئے منور کی دکھا لے آقا
مردوں کو زندہ کرے ، جان کو پھر لوٹا دے
تیرا عاشق جو توجہ کبھی ڈالے آقا
منقطع ہو نہ کبھی سلسلہ لطف و کرم
ہاں پھر اک بار ، پھر اک بار بلالے آقا

جو بھی مانگا سو ملا اور جو مانگیں سو ملے
واہ وا تو نے نہ ٹالا ہے نہ ٹالے آقا
زندگی کرتی رہے تابہ ابد اس کا طواف
تیرے دامن کی جو تھوڑی سی ہوا لے آقا
شیخ کامل کی وساطت سے ہیں آسی نے کیئے
دین و دل ، روح وبدن تیرے حوالے آقا

—— صلی اللہ علیہ وسلم ——

آنکھ کھلتے ہی گناہوں نے لیا قابو میں
اڑتے ہی پڑ گیا صیاد کیا پالے آقا

—— صلی اللہ علیہ وسلم ——

سلام عرض کرتا ہوں

نبی ﷺ کے فیض عام کو سلام عرض کرتا ہوں
تجلی تمام کو سلام عرض کرتا ہوں

نہ لوٹے کوئی ایک بھی مراد کے بغیر ہی
اس اہتمام تام کو سلام عرض کرتا ہوں

جو صبح دلنواز ہے تو شام چارہ ساز ہے
نبی کی صبح و شام کو سلام عرض کرتا ہوں

نظر نظر میں رحمتیں قدم قدم پہ جنتیں
نگاہ کو ، خرام کو سلام عرض کرتا ہوں

نہ دل ہے اضطراب میں ، نہ روح پیچ وتاب میں
کرم کے انتظام کو سلام عرض کرتا ہوں

مکاں و لامکاں میں بھی ، نظر میں ، قلب و جاں میں بھی
میں ان کے ہر قیام کو سلام عرض کرتا ہوں

زمام اختیار بھی ، کمال انکسار بھی
کمال کو ، زمام کو سلام عرض کرتا ہوں

سلامی جبریل بھی تو مرسلین مجرئی
دوام احتشام کو سلام عرض کرتا ہوں

زبان میں فصاحتیں بیان میں بلاغتیں
حضور ﷺ کے کلام کو سلام عرض کرتا ہوں

سکوت ہے مشاہدہ ، کلام ہے مجاہدہ
سکوت کو ، کلام کو سلام عرض کرتا ہوں

زمانہ جس کا ہے گدا ، ملوک جس پہ ہیں فدا
میں ان کے ہر غلام کو سلام عرض کرتا ہوں

وہ جس نے بوند بھر چکھا ، ادب شناس ہو گیا
محبتوں کے جام کو سلام عرض کرتا ہوں

حضور میں جو آگیا ، قصور میں چلا گیا
میں اُس 'نوید' تام کو سلام عرض کرتا ہوں

سکون بھی ، سرور بھی ، شعور بھی ، حضور بھی
نبی ﷺ کے پاک نام کو سلام عرض کرتا ہوں

جو میرے شیخ نے کیا بہ بار گاہ مصطفٰے ﷺ
میں آسی اس سلام کو سلام عرض کرتا ہوں

ﷺ

سرکار آئے الحمدللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم آئے الحمدللہ	قرآن لائے الحمدللہ
ارمان جاگے کونین چمکے	وہ مسکرائے الحمدللہ
ارض و سما بھی صبح مسا بھی	سب جگمگائے الحمد للہ
فضل مجسم سلطان عالم	تشریف لائے الحمد للہ
نور خدا بھی شان خدا بھی	بن کے وہ آئے الحمد للہ
رحمت ہے واری مخلوق ساری	قربان جائے الحمد للہ
جنگل میں منگل رحمت کے بادل	ہر سمت چھائے الحمد للہ
صبح ولادت رحمت ہی رحمت	روتے ہنسائے الحمد للہ
دیکھ ان کی طلعت ہر حور جنت	میلاد گائے الحمد للہ
لو لاک والے افلاک والے	دنیا میں آئے الحمد للہ
کافور ہوں گے اب دور ہوں گے	ظلمت کے سائے الحمد للہ
مجبور شیطاں باطل کے ایواں	سب تھر تھرائے الحمد للہ
تقدیر جاگی رحمت خدا کی	ہمت بندھائے الحمد للہ
ہر سائل آئے دامن بچھائے	مانگے سو پائے الحمد للہ
مرشد کے صدقے مولا سے مانگے	آسی بھی آئے الحمد للہ

صلی اللہ علیہ وسلم

﴿ہور کسے دی لوڑ ای نئیں﴾

توں آیوں تے مک گئے نے غم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں
اے اللہ دے نائب اعظم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں

بن برہان توں ٹھنڈاں پاویں
رب سچے دی شان مناویں
بت کردے ترے اگے سرخم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں

ابراہیم خلیل دے پچھوں
موسیٰ و عیسیٰ آسکدے سن
آگئے ہن سرکار دو عالم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں

تیرے در دے مرّاں منگتے
تیتھوں سارے بونداک منگدے
ہس ہس آکھن نوح ـ نے آدم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں

عرشاں فرشاں دی توں زینت

جسماں درماں دی توں راحت
تیرے ای جلوے پورب پچھّم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں

آگیا ہن مقصود زمانہ
رب دا نور ، حبیب یگانہ
کرن اعلان فرشتے جم جم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں

ہور کسے توں کیوں میں منگاں
تیتھوں منگدیاں کیوں میں سنگاں
ہور نے ہور توں سید عالم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں

امت دے ہر غم دا چارہ
سوہنیا تیرا اک اشارہ
تیری ہی رحمت برسے چھم چھم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں

مرشد پاک مدینے جا کے
آکھیاں سوہنے کول پہنچا کے
آسی مل گئے رحمت عالم
ہور کسے دی لوڑ ای نئیں

﴿نعت شریف﴾

نبی ﷺ ہے سہارا ہمارا تمہارا
نہیں اور چارہ ہمارا تمہارا

رسول مکرم نے تشریف لا کر
مقدر سنوارا ہمارا تمہارا

ہجوم بلا میں وہ جب یاد آئے
پھر دل نہ ہارا ہمارا تمہارا

اگر ان کی نظر عنایت نہ ہوتی
نہ ہوتا گزارا ہمارا تمہارا

یقیناً یہ مرشد کا صدقہ ہے آسیؔ
بنا کام سارا ہمارا تمہارا

—— ﷺ ——

حضور شہنشاہ رسالت مآب میں

(اعلیٰحضرت مجدد ملت فاضل بریلوی قدس سرہ کے اتباع میں)

واہ کیا رتبہ ہے اے خواجۂ بطحا تیرا
بزم کونین میں کوئی نہیں ہمتا تیرا

حسن اخلاق کا اتمام ترا خلق عظیم
حسن تخلیق کا شہکار سراپا تیرا

خود ترا دست نگر ہے ید بیضائے کلیم
اور بیمار محبت ہے مسیحا تیرا

تو نبی اور دو عالم پہ ترا فیض محیط
تو سخی اور ہے محتاج زمانہ تیرا

وہی اللہ کا باغی جو ہے تیرا دشمن
وہی اللہ کا محبوب جو شیدا تیرا

شانِ ارفع جسے کہتے ہیں وہ بندی تیری
اوج کامل جسے کہتے ہیں وہ بندہ تیرا

جان ہے پیکر ہستی کی ترا ظل منیر
کیا عجب ہے کہ نظر آیا نہ سایہ تیرا

جب ترے سائے سے روشن ہیں مہ و مہر و نجوم
کوئی کیا جان سکے کیا ہے اجالا تیرا

خالق و خلق میں اک برزخ کبریٰ تو ہے
تو ہے سب خلق کا مولا تو وہ مولا تیرا

بتکدہ قبلہ بنے تیری نظر کا صدقہ
پوچھے کعبے سے کوئی کیا ہے اشارہ تیرا

واہ اے صاحب معراج ، ترا اوج عظیم
قصر ہے دنیٰ ، عرش ہے زینہ تیرا

ہے من اللہ الی اللہ ترا سفر جمیل
کہکشاں ذات کے جلوؤں کی ہے رستہ تیرا

رحمت حق ہے تری ذات گرامی بے شک
نام داتا ہے ترا ، کام ہے دینا تیرا

مرگ دل پہ جو پریشاں نہیں ، باعث یہ ہے
میں نے سن رکھا ہے مردوں کو جلانا تیرا

تجھ پہ ہے جس کی نظر ، غیر سے کیوں گھبرائے
سو سہاروں سے بڑا ایک بھروسہ تیرا

صاف کہتا ہے یہ ارشاد لما یحییکم
زندگی بخش ہے ہر حرف دلآرا تیرا

نسبت شیخ سے آسی ترے در تک آیا
اس کا یہ بندۂ در ، اور وہ بندہ تیرا

ﷺ

خوفِ حق چھوڑ کے باطل سے مدارا کرلوں
کیسے ممکن ہے کہ مومن ہوں تو ایسا کرلوں
میرے ماحول کی تاریک فضاؤ! بولو
کیا اجازت ہے کہ جینے کی تمنا کرلوں
خوفِ اغیار کے سائے میں جو جینا ہے مجھے
اس سے بہتر ہے یہی موت گوارا کرلوں
مصلحت عشق کو لینے کیلئے آئی ہے
عقلِ مکار کی مرضی ہے کہ سودا کرلوں
باغیِ سنتِ سرکارِ دو عالم توبہ
مجھ کو کہتے ہو کہ ایسے سے گزارا کرلوں
جب بچانی ہے مجھے عظمتِ ناموسِ ضمیر
چاہئے خود کو حوادث سے شناسا کرلوں
حاصلِ زیست حقیقت میں یہی منزل ہے
خود جلوں اور زمانے میں اجالا کرلوں
جرمِ الفت نے سرِ دار بلایا آسیؔ
دیکھنے آئیں تو رحمت کا نظارا کرلوں

ﷺ

آؤ کریں حضور ﷺ کے تذکار رات دن

آؤ کریں حضور ﷺ کے تذکار رات دن
دل میں رہے حضور ﷺ کا دربار رات دن

محو ثنا رہیں مرے آقا کے سب غلام
گرمِ عطا رہیں مرے سرکار ﷺ رات دن

دُھلتے رہیں حضور ﷺ کی رحمت سے دل کے داغ
کُھلتے رہیں حیات کے اسرار رات دن

تاباں رہے قلوب کی ، ارواح کی فضا
آتے رہیں مدینے سے انوار رات دن

آنکھیں برستی جائیں تمنائے دید میں
دل ہو کہ گویا دید سے سرشار رات دن

دیتی رہے حضور ﷺ کی رحمت تسلیاں
کرتا رہوں گناہ کا اقرار رات دن

جاتی رہے فقیر کی شبرنگیٔ نصیب
ان کا کرم ادھر ہو ضیابار رات دن

میں ان کی ذاتِ پاک پہ قربان ہی رہوں
ہاں ہاں رہیں وہ مونس و غمخوار رات دن

میں ان کا ذکر کرتا رہوں ، چھیڑتا رہوں

ان کو قبول ہوں یہ سب اذکار رات دن
ملتا رہے حضورﷺ کی نسبت سے حوصلہ
کرتا رہوں میں کفر پہ یلغار رات دن
لمحہ بہ لمحہ بڑھتا رہے شیخ کا کرم
آسیؔ لکھے حضور کے تذکار رات دن

—ﷺ—

اے میرے رحیم کریم نبیﷺ اک نظر کرم فرما دینا
مرے دل کی اجڑتی بستی پہ رحمت کی گھٹا برسا دینا
اے جان کرم ، اے بحر کرم ، ازراہ کرم، باران کرم
تمہیں آتا ہے اپنے غلاموں کو زندان الم سے چھڑا دینا
اے عین عطا، اے شمع ہدیٰ، اے حسن مجسم صل علیٰ
میں دیکھوں تجھے اے نور خدا، میری آنکھ سے پردہ اٹھا دینا

—ﷺ—

نہیں اُن کا کرم بھی ادھورا

نہیں ان کا کوئی کرم بھی ادھورا
فقیروں کا وہ ساتھ دیتے ہیں پورا

بجھے گی میری تِشنگی روزِ محشر
پلائیں گے جب وہ شراباً طھوراً

ذرا سوچئے ان کی شانِ سیادت
جو یحییٰ ہوئے سیداً و حصورا

وہی اپنا قائد ، وہی اپنا آقا!
جو کالا ہے ان کی غلامی میں پورا

وفا کر ، جو وفا کر شہِ دوسرا سے
نہ بن ان کے اعدا کا بچہ جمورا

ارے ہو نہ ان کی محبت سے باغی
نہ کر دین و ملت کو تو چورا چورا

اگر کوئی گورا ہوا ان کا منکر
وہ کتا ہے یا ریچھ ہے کوئی بھورا

خدا کی قسم! پھوڑ دو اس کی آنکھیں
تصور میں جو اُن کے بندوں کو گھورا

میں پڑھتا ہوا نعت دنیا سے جاؤں
ہو جب عمر کا مولا پیمانہ پورا

جو آسیؔ رہی شیخ کی نظر رحمت
تو پالوں گا میں جنۃ و قصوراً

دونوں شہزادے

آلِ اطہار کا میں گدا ہوں ، میرے پاس اور کچھ بھی نہیں ہے
اس گدائی پہ قربان سب کچھ، یہ گدائی بہشت بریں ہے
مجھ کو ان کے کرم کا سہارا، میرا ان کی عطا پر گزارا !!
ان کے نانا کی ، پھر ان کی رحمت زندگی کی متاعِ ثمیں ہے
دونوں شہزادے خیرالوریٰ کے ، دونوں فرزند خیر النساء کے
سب کو ملتی ہے خیرات ان سے ،ان کی خیرات خیر آفریں ہے
بن کے خدام آئیں فرشتے،ان کی چکی چلائیں فرشتے
اُن کا جھولا جھلاتا ہے وہ بھی جو بہر حال سدرہ نشیں ہے
حسن والوں کے سردار دونوں ، عشق والوں کے سالار دونوں
دونوں ہیں آئنہ مصطفےٰ کے ، کوئی بتلائے ان سا کہیں ہے
اُن کی گفتار تفسیر قرآں ، ان کا کردار عنوان احساں
شاہِ لولاک کے یہ نواسے ، لوح تقدیر ان کی جبیں ہے
دین کے تو یہی ہیں نگہباں ، کیوں نہ ان کی محبت ہو ایماں
ان کے صدقے میں ملتا ہے ایقاں،ان کے صدقے سے محفوظ دیں ہے
کیوں ہراساں ہو جوشِ بلا سے ، عرض کرلو شہ کربلا سے
ہے یہی چارہ قلب تپاں کا ، یہ مداوائے جانِ حزیں ہے
کیوں نہ گن گاؤں آلِ نبی کے، کیوں نہ لوٹوں مزے بندگی کے
میرا مرشد ہے حسنی حسینی آسیؔ کیا اور ایسا حسیں ہے

گل ہائے عقیدت

حسنِ ازل کا جلوہ ہے چہرہ حسین کا
نورِ خدا کا سایہ سراپا حسین کا

محبوب کردگار کے محبوب ہیں حسین
سچ پوچھئے تو حسن ہے یکتا حسین کا

کھلتے رہیں گے تا بہ ابد معرفت کے پھول
ابر کرم جو ریت پہ برسا حسین کا

طیبہ سے کربلا کا سفر کہہ رہا ہے یہ
حل و حرم حسین کے، مولا حسین کا

اسلام جی رہا ہے سہارے حسین کے
اس کی رگوں میں خون ہے بہتا حسین کا

اے دشت نینوا تری قسمت پہ میں فدا
ہاں تو کجا، کجا بھلا ڈیرا حسین کا

کرب و بلا میں نکھری ہے توحید اور بھی
سونے پہ پھر گیا ہے سوہاگہ حسین کا

سر پہ خدا ہے، دل میں نبی، ساتھ مرتضیٰ
پھر کیا بگاڑ سکتے ہیں اعدا حسین کا

کر لیں جو کرنا چاہیں یزیدان عصر نو
میری زباں پہ ورد ہے اب "یا حسین" کا
کس چیز کی کمی ہے سوا موت کے یہاں
آبِ حیات گویا ہے چشمہ حسین کا
آسی کا یارو اوج مقدر تو دیکھنا
طالب علی حسین کا منگتا حسین کا

سید کہوں کہ مظہر مولا کہوں تجھے

سید کہوں کہ مظہرِ مولا کہوں تجھے
باغِ حبیب کا گلِ زیبا کہوں تجھے
مہر و وفا کا گلشن رنگیں ادا کہوں
صدق و صفا کا قبلہ و کعبہ کہوں تجھے
کہتی ہیں تیری طلعتِ زیبا کی تابشیں
تاب رخ سراجاً منیراً کہوں تجھے
اوجِ کمال جذب محبت کا نام دوں
شان وصال سوز تمنا کہوں تجھے
جاہ و جلال نعرہ تکبیر کا بیاں
حسن و جمال ملت بیضا کہوں تجھے
کوہ بلند ایثار بھی درست

یا بحر بیکنار عطایا کہوں تجھے
ماہِ تمام برج کرامت بھی خوب ہے
مہر منیر صبر و رضا کہوں تجھے
حسن عمل کو تیری عزیمت پہ ناز ہے
عزم و یقیں کا عرش معلیٰ کہوں تجھے
برہان تو صداقت دین حنیف پر
شرع مبیں کا حافظ یکتا کہوں تجھے
اک نام کے غلام کا آقا سلام لے
تاج سر شہادت عظمیٰ کہوں تجھے
آسی ہوں میں گدائے عطائے علی حسین
پھر کیوں نہ اپنا مالک و ملجا کہوں تجھے

حضور خواجہ بغداد رضی اللہ عنہ

اسے کہیے جلوہ ٔ مصطفیٰ، جو جمال طلعتِ غوث ہے
وہ ظہور خلق عظیم ہے، جو کمال سیرتِ غوث ہے
میں نثار ایسے کریم پر جو بدل کے رکھ دے دل و نظر
کرے رہزنوں کو جو راہ بر وہ نگاہ رحمت غوث ہے
انہیں جب پکارا وہ آ گئے غم و درد سارے مٹا گئے
کسی بے نوا سے یہ پوچھئے ارے کیا حمایت غوث ہے

لٹیں راج والوں کی دولتیں ، مٹیں تاج والوں کی شوکتیں
جو نہ بجھ سکے نہ بجھ سکا وہ چراغ عظمتِ غوث ہے

بنے جو غلام وہ قادری جو ہے قادری وہ ہے حیدری
یہ ہیں دونوں فیض کے راستے وہ نسب وہ نسبت غوث ہے

ملے جس سے دین کو زندگی وہ نظر ہے غوث کریم کی
اسے دین سے کہاں واسطہ جو عدوئے حضرتِ غوث ہے

یہ ہے آسیؔ شیخ کا سب کرم دل و جاں کا جو رہا بھرم
میری جاں فدا ہے حضور پر، میرے دل میں الفت غوث ہے

عظمتِ غوث کیونکر بیاں ہو — میرے آقا شہہِ اولیاء ہیں
ہرولی نام لیوا ہے اس کا — شاہِ بغداد کے سب گدا ہیں

موت سے جس کو چاہیں بچائیں — قُم بِاِذنی سے مُردے جگائیں
حکم ارض و سما پہ چلائیں — کیوں نہ ہو نائب مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں

یہ حقیقت بہت آزمائی — ان کے گھر میں ہے مُشکل کشائی
ان کے دادا بھی مشکل کشا ہیں — یہ بھی دنیا کے مشکل کشا ہیں

جس بِنے کہہ کے اَغِثنی پکارا — مِل گیا اُس کو فوراً سہارا
دے کے دیکھیں وہ ان کی دُہائی — جو کسی رنج میں مبتلا ہیں

قادری ہو کہ ہو نقشبندی سہروردی کہ چشتی نظامی

سب کی گردن پہ ان کا قدم ہے سب کے سب انکے مدحت سرا ہیں

سب پہ ان کے کرم کا ہے سایہ چرخ جیسے زمین پر ہے چھایا!

کوئی ان کے غلاموں سے پوچھے غوث گھر گھر میں جلوہ نما ہیں

شاہ جیلاں کا ہے فیض جاری سب پہ احسان ان کا ہے بھاری

ایک آسؔی کی کیا پوچھتے ہو؟ جن و انسان ان پہ فدا ہیں

﴿نذرانہ عقیدت بحضور شہنشاہ لاثانی قدس سرہٗ النورانی﴾

شہنشاہ لاثانی شاہ ولایت تیرے در تے جلوے نئے خیر الوریٰ دے

تینوں پیر آکھن زمانے دے رہبر تیرے نام لیوا مقرب خدا دے

علی پور دیا سوہنیا تاجدارا کرم دا تو سورج میں کرماں دا مارا

تو چمکایا لکھاں دی قسمت دا تارا میری جھولی وی خیر چانن دا پادے

جو نہ دیکھے، دیکھے جو دیکھے نہ دیکھے جو آوے نہ جاوے جو منگے سو پاوے

عجب مستیاں تری چشم کرم وچ، عجب فیض نئے دست سخا وچ

تیرے جوڑیاں توں میں قربان جاواں، تیرے پیر چماں تیرے گیت گاواں

میں تینوں ای لبھاں میں تیرے ول آواں، کجھ ایسا محبت دا نشہ چڑھادے

توں غوث زمانہ، توں قطب یگانہ، تیرا نسب اُچا تے عالی گھرانہ

شہا جے کرم دی توں اک چاہنت پاویں بدل جان دن بے کس و بے نوا دے

تیری عیب پوشی اے میرا سہارا، تیری مہربانی میرے غم دا چارہ

میں پل دا رہیا بلکہ پلا ای رہیا ہاں توں سب میریاں پلاں پلا دے
کتھے پاک زہرا دی اکھیاں دا تارا ، کتھے میرے ورگا نکما نکارا
مینوں آسی سوہنے نے اپنا بنایا خدا اس سوہنے نوں سوہنی جزا دے

﴿منقبت بحضور شہنشاہ لاثانی قدس سرہٗ النورانی﴾

لوکو، روکو نہ ٹوکو، خدا واسطے، نیر رو رو کے اکھوں وگاون دیو
اپنے آقا دے لاثانی دربار تے ، اپنے غم دی کہانی سناون دیو
دین و دنیا دی خیرات ایتھے ملے، عشق مولا دی سوغات ایتھے ملے
ایہ دوارا لاثانی لجپال دا، روضہ چمن دیو لب ٹکاون دیو
ایہ محرم دے دن خیر و برکت دے دن ،ایہ نے آل نبی دی سخاوت دے دن
صدقہ منگنا اے شبیر دے نام دا ، مینوں وی زخم دل دے دکھاون دیو
نانا خیر الوریٰ، ماں اے خیر النساء، باپ خیر العرب، چشمہ اے خیر دا
اس دربار تے خیر ای خیر اے، خیر منگن دیو ، خیر پاون دیو
ایہ ہے شہکار چورے دی سرکار دا ، کیا ہی رتبہ اے لاثانی شہکار دا
اہدے ہتھ اے مقدر دی نتھ دوستو ، مینوں آکھن دیو، اے الاون دیو
واہ وا اج اکٹھے نے دو تاجور، دوہاں اگے ہے فریاد المختصر
ایسی زنجیر پاؤ میرے قلب نوں ، دور قدماں تو اینوں نہ جاون دیو
دتا جد نقش لاثانی دا واسطہ، آئی روضہ پر نور چوں ایہ صدا
ایہ تے آسی اے ساڈا پرانا گدا اگے آون دیو غم سناون دیو

آئے در تے نے تیرے گدا سوہنیا

شاہ لاثانی زہرا دے لخت جگر، آئے در تے نے تیرے گدا سوہنیا
لوڑ رہے نہ کوئی دین دنیا دے وچ، اج انوکھی کوئی خیر پا سوہنیا
دردوغم دے نے آقا ستائے ہوئے، آئے نے زخم سینے تے کھائے ہوئے
تیرے در تے ایہ نظراں لگائے ہوئے، منگدے نے ایہ تیتھوں شفا سوہنیا
آستاں تیرا لاثانی اے آستاں، تیرے ورگا نہ لبھے کوئی مہرباں
بھردے بھردے امیداں دیاں جھولیاں، میریاں ہاواں دی سن لے صدا سوہنیاں
نفس دے نیرھیاں توں بچاندا رہیا، توں ہمیشہ رضا تے چلاندا رہیا
جادو چلیا اے میرے تے شیطان دا، ہن خدارا مینوں وی بچا سوہنیا
توں وسیلہ مرا، توں بھروسہ مرا، تو ایں داتا مرا، توں ایں خواجہ مرا
وصل دا جہڑا شربت توں ونڈیا سدا اوہدی اک بوند مینوں چکھا سوہنیا
صدقہ صدیق اکبر دے فیضان دا، صدقہ فاروق، حیدر تے عثمان دا
صدقہ کربل دے مہمان ذیشان دا، میتھوں غفلت دے پردے ہٹا سوہنیا

لاکھوں دُرودان پر لاکھوں سلام اُن پر

مرآت ذات واحد نورِ خدا کے مظہر
مقصودِ ہر دوعالم مطلوبِ ربِ اکبر
کون و مکاں کے مولا ارض و سما کے محور
کوئی نہ ان کا ثانی کوئی نہ ان کا ہمسر

لاکھوں درودان پر لاکھوں سلام ان پر

اللہ اکبر کیا ہے بے مثل ان کا پایا
سب کے خدا نے ان کو سب کیلئے بنایا
سارے جہاں پر ان کا ان پر خدا کا سایہ
دنیا ہے ان کے در پر وہ ہیں خدا کے در پر

لاکھوں درودان پر لاکھوں سلام ان پر

ان سے بڑا محافظ انسان کا بتاؤ
ان سے بڑا مقنن تاریخ میں دکھاؤ
اس انقلاب کی ہی کچھ مثل ہو تو لاؤ
بہتر یہی ہے مانو اور کہہ دو سر جھکا کر

لاکھوں درودان پر لاکھوں سلام ان پر

وہ جانتے ہیں سب کو وہ جانتے ہیں سب کچھ
اللہ کے کرم سے پہنچانتے ہیں سب کچھ

بعد از خدا انہیں کو ہم مانتے ہیں سب کچھ
کوئی کسی صفت میں رب کے نہیں برابر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر
بخشی گئی ہے ان کو عالم کی حکمرانی
گرد اُن کے گھومتی ہے ہستی کی سب کہانی
موت و حیات دنیا فانی ہے اور مکانی
سرکار لامکاں پر پہنچے تو موت کیوں کر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر
بندوں میں اپنے رب نے سب سے زیادہ چاہا
کیا خوب ہی نوازا کیا خوب ہی سراہا
کرتے ہیں عرض مرسل تسلیم عالیجاہا
جان ان پہ کس ادب سے کرتے ہیں سب نچھاور
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر
فتح مبین کیا ہے سرکار کی غلامی
کیا اور نیک بختی کیا اور نیک نامی
آؤ نبی کے در پر عارف ہو یا ہو عامی
آئے ہو خاک بر سر جاؤ گے تاج بر سر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر
آئے نہیں تھے جب تک سرکار ﷺ خاکداں میں

ظلمت اٹی ہوئی تھی ہر گوشۂ مکاں میں
آئے تو جان آئی ذرّاتِ تیرہ جاں میں
دیکھا کہاں تھا ایسا چشمِ فلک نے منظر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

سرکار ہیں جہاں میں انصاف لانے والے
صدیوں سے جو تھا سویا اس کو جگانے والے
اور پستئ ثریٰ سے تا عرش اٹھانے والے
کون اور ایسا محسن ، کون اور ایسا رہبر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

رحم و کرم سے یکسر انسان بے خبر تھا
کہنے کو تو بشر تھا پر سر بسر وہ شر تھا
دیکھا جو مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے ، اب اور ہی اثر تھا
جو عین شر تھا اب ہے خیر و کرم کا پیکر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

سن لو جفا پرستو ، آئی ہماری باری
کس شان سے ہے نکلی اسلام کی سواری
آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا سر پہ ہے فضل باری
مرشد کو آسیؔ دیکھو ہے نعرہ زن برابر
لاکھوں درود ان پر لاکھوں سلام ان پر

﴿جاگو شیران اسلام﴾

اے فرزندان توحید لے کر اپنے رب کا نام
اے جانبازان سرکار ﷺ پی کر عشق نبی ﷺ کا جام
پھیلا دو دنیا میں نور توڑ کے سب ظلمات کے دام
دین خدا کی تم پہچان ، ختم الرسل کا تم پیغام
جاگو شیران اسلام ، اٹھو شیران اسلام

واہ تمہارا جاہ و جلال ، واہ تمہارا عز و وقار
دریا ہوجائیں پایاب ، ساحل بن جائیں منجدھار
چوٹیاں ہوجائیں پابوس ، گھاٹیاں ہوجائیں ہموار
گرجو تو از راہِ خوف باطل لرزہ براندام
جاگو شیران اسلام ، اٹھو شیران اسلام

تم ہو حیدر کی للکار ، تم ہو خالد کی تلوار
تم پہ بنی آدم کو ناز ، تم ہو قدرت کا شہکار
تم ہو ہستی کی برہان ، دنیا کا بخت بیدار
چمکا دو نورِ توحید ، توڑ دو نفرت کے اصنام
جاگو شیران اسلام ، اٹھو شیران اسلام

تم ہو عظمت کا مینار ، تم ہو رحمت کی برسات
تم ہو امن و اماں کی جان ، تم سے کون و مکاں کی بات

دنیا ہے اب پھر تاریک، بگڑے ہیں اب پھر حالات
ہر جانب شورِ آفات ، ہر جانب جوش آلام
جاگو شیران اسلام ، اٹھو شیران اسلام

ظلم و ستم سے ہیں سرشار امریکہ و اسرائیل
روشن ہے نار نمرود ، زندہ کرو تم رسم خلیل
ساتھ تمہارے سرور دیں ، سر پہ تمہارے رب جلیل
دنیا میں ستانا کیا ، خلد میں کر لینا آرام
جاگو شیران اسلام ، اٹھو شیران اسلام

دنیا کو آزادی کا دینا ہے پیغام تمہیں
گرتے ہوئے انسانوں کو لینا ہے اب تھام تمہیں
آسی دہشت گردوں سے لڑنا ہے صبح و شام تمہیں
فیض محبت کرنا ہے نقش لاثانی کا عام
جاگو شیران اسلام ، اٹھو شیران اسلام

بلغ العلیٰ بکمالہ

کشف الدجیٰ بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ